سوال

مجھے علم ہے کہ تین حالات میں جھوٹ بولنا جائز ہے، بیوی کے ساتھ، اور دواشخاص کی صلح کرانے کے لیے، اور دشمن پر جھوٹ بولنا؛ کیا ایسا ہی نہیں ؟ اور یہ بتائیں کہ بیوی کے ساتھ جھوٹ بولنے کی حدودو قیود کیا ہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

تین مقام پر جھوٹ بولنے کی رخصت آئی ہے جیسا کہ ترمذی اور ابوداود کی درج ذیل حدیث میں وارد ہے :

اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تین جگہوں کے علاوہ کہیں جھوٹ بولنا حلال نہیں : خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے بات کرے، اور جنگ میں جھوٹ، اور لوگوں میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1939) سنن ابوداود حدیث نمبر (4921) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور صحیح مسلم میں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"جو شخص لوگوں کے مابین صلح کرانے کے لیے خیر کی بات کہے اور اچھی بات نقل کرے وہ جھوٹا نہیں ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2065).

ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"لوگ جسے جھوٹ کہتے ہیں میں نے انہیں تین جگہوں پر بولنے کی رخصت دی گئی ہے : جنگ میں، اور لوگوں کے مابین صلح کرانے کے لیے، اور آدمی کا اپنی بیوی اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات چیت کرنے میں"

خاوند اور بیوی کا آپس میں جھوٹ بولنے سے مقصود یہ ہے کہ : آپس میں محبت و مودت اور دائمی الفت پیدا کرنے کے لیے جھوٹ بولنا تاکہ خاندان کا شیرازہ نہ بکھرے

مثلا خاوند اپنی بیوی سے کہتا ہو : تم تو میرے لیے بہت قیمتی ہو

یا پھر کہتا ہو : میرے لیے تو تجھ سے زیادہ کوئی اور پیارا نہیں ہے

یا پھر یہ کہے : میرے لیے تو تم ہی سب عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہو، اس طرح کے الفاظ کہے

اس سے وہ جھوٹ مراد نہیں ہے جس حقوق مارنے کا باعث بنتا ہو، یا پھر واجبات و فرائض سے فرار ہونے کا باعث بنتا ہو

امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ابو سلیمان خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں : ان امور میں بعض اوقات انسان کو زیادہ بات کہنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے، اور سلامتی حاصل کرنے اور ضرر و نقصان کو دور کرنے کے لیے سچائی و صدق سے تجاوز کرنا پڑ جاتا ہے

بعض حالات میں تھوڑے اور قلیل سے فساد کی اجازت دی گئی ہے، کیونکہ اس سے اصلاح کی امید ہوتی ہے، چنانچہ دو اشخاص کے مابین صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا : یعنی ایک شخص کی جانب سے دوسرے شخص کے سامنے اچھی بات کہنا، اور اسے اچھی بات پہنچانا جائز ہے، چاہے اس نے وہ بات اس شخص سے نہ تو سنی ہو اور نہ ہی اس نے کہی ہو اس سے وہ ان دونوں میں اصلاح کرانا چاہتا ہے

اور جنگ میں جھوٹ بولنا یہ ہے کہ : وہ اپنی جانب سے قوت و طاقت ظاہر کرے، اور ایسی بات چیت کرے جس سے اس کے ساتھی اور فوجی طاقتور ہو جائیں، اور اپنے دشمن کے خلاف تدبیر کرے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" الحرب خدعۃ "

جنگ دھوکے کا نام ہے "

دیکھیں : شرح السنۃ (119/13).

اور خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ جھوٹ یہ ہے کہ وہ بیوی سے وعدہ کرے اور اسے امید دلائے، اور اپنے دل میں موجود محبت سے بھی زیادہ محبت کا اظہار کرے تاکہ ان دونوں کی زندگی صحیح بسر ہو سکے، اور اس طرح وہ بیوی کے اخلاق کی بھی اصلاح کر سکے "

واللہ اعلم

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص سے معذرت کی اور اسے راضی کرنے کے لیے وہ کلام میں تبدیلی کر کے اچھی کلام پیش کرتا ہے تو وہ جھوٹا نہیں کہلائیگا کیونکہ حدیث میں ہے :

" لوگوں کے مابین صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں ہے "

ان کا کہنا ہے : چنانچہ اس دوسرے شخص کے مابین اصلاح کا ہونا دوسرے لوگوں میں صلح کرانے سے افضل ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا :

" میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم مجھ سے محبت کرتی ہو ؟

تو بیوی نے جواب دیا : جب تم مجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھ رہے ہو تو پھر میرا جواب یہ ہے کہ میں تم سے محبت نہیں کرتی

تو وہ شخص عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کی بیوی کو بلا کر دریافت کیا :

کیا تم اپنے خاوند سے کہتی ہو کہ میں تجھ سے محبت نہیں کرتی ؟

اس عورت نے جواب دیا :

اے امیر المومین اس نے مجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھا تھا تو کیا میں جھوٹ بولتی ؟

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا : ہاں تم جھوٹ بول دیتی ، کیونکہ سارے گھر محبت پر قائم نہیں ہیں ، لیکن لوگ اسلام اور احساب پر ایک دوسرے سے معاشرت کرتے ہیں " انتہی

صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" رہا خاوند کا اپنی بیوی سے جھوٹ بولنا اور بیوی کا اپنے خاوند سے جھوٹ بولنا تو اس سے محبت کا اظہار ہے ، اور جو چیز لازم نہیں اس کا وعدہ کرنا مراد ہے

لیکن اپنے ذمہ بیوی یا خاوند کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنے میں دھوکہ دینا ، یا پھر خاوند یا بیوی کا حق غصب کرنا بالاجماع حرام ہے "

والله تعالی اعلم " انتہی

اور فتح الباری میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں :

" اس پر اتفاق ہے کہ خاوند اور بیوی کے حق میں جھوٹ سے مراد یہ ہے کہ اس میں نہ تو حق ساقط ہوتا ہو اور نہ ہی کسی دوسرے کا حق غصب ہوتا ہو " انتہی

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اسی طرح خاوند کا اپنی بیوی اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات چیت کرنا جس میں محبت و الفت اور مودت پیدا ہوتی ہو مصلحت میں سے ، مثلا وہ بیوی سے کہے :

تم میرے لیے بہت قیمتی ہو ، اور تم سب عورتوں سے زیادہ میرے لیے محبوب ہو ، چاہے وہ اس میں جھوٹا بھی ہو لیکن محبت و مودت اور دائمی الفت و پیار پیدا کرنے کے لیے اور پھر مصلحت بھی اس کی متقاضی ہے " انتہی

دیکھیں : شرح ریاض الصالحین (1790/1).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

136367